سہ ماہی

پیغام آشنا

شمارہ-۳۲ (سرما)
جنوری تا مارچ، ۲۰۰۸ء

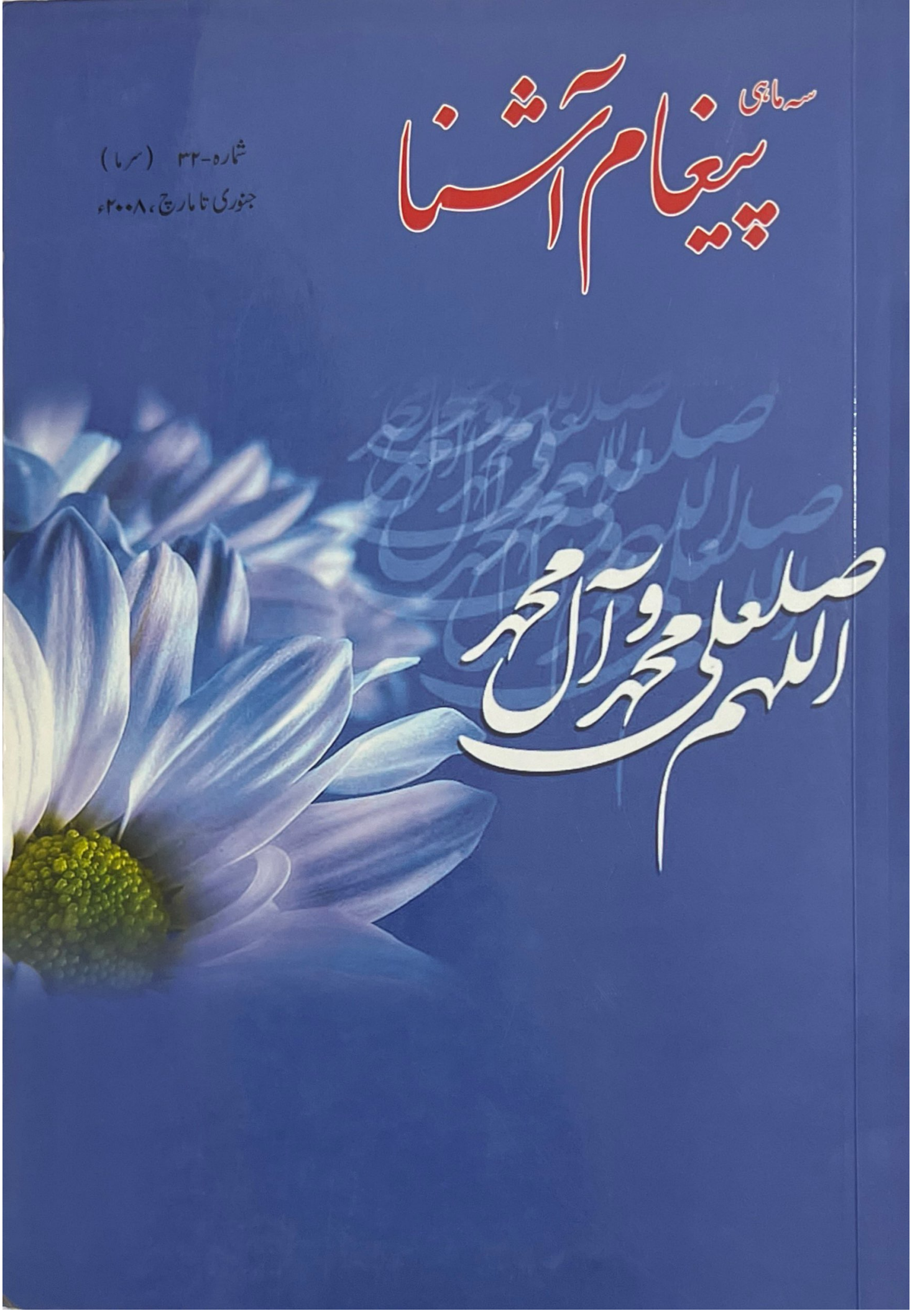

Scanned with CamScanner

فہرست مطالب

اداریہ	سید مرتضیٰ صاحب فصول	۱
مسلمانوں کے اتحاد سے ہماری مراد کیا ہے؟	رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ای	۲
امت مسلمہ کا اتحاد	خاور نقوی	۵
وحدت اسلامی کو واجب سمجھیے	سید سلمان رضوی	۱۲
امام حسن البنا شہیدؒ بحیثیت معلم اور داعی حق	ڈاکٹر محمد وسیم اکبر شیخ	۱۷
انقلاب اسلامی ایران کے عالمگیر اثرات	جاوید اقبال قزلباش	۲۳
سید وحید الحسن ہاشمی: کہ اب تو نعت ہی پہچان بن گئی ہے مری	پروفیسر محمد شفیع بلوچ	۳۵
مدح سید الشہدا اور غیر مسلم شعرا	میرزا صفدر حسین بیگ سیفی	۴۸
کشمیر، ایران صغیر	ڈاکٹر رضا مصطفوی سبزواری	۶۲
رزم نامۂ انیس و دبیر تعارف و تقابل اور ڈاکٹر طاہر تونسوی	پروفیسر ڈاکٹر سید زوار حسین شاہ	۷۰
گلاب جیسا کفن	ڈاکٹر علی کمیل قزلباش	۷۵
قیصر بارھویں کے مرثیے- تجزیہ و تدوین	ڈاکٹر سید نواز حسن زیدی	۸۰
سرزمین ایران میں ذکر پیر رومی	افتخار احمد حافظ قادری	۸۶
عرفی عربدہ جو	احمد شہریار	۹۳
سید عبدالرشید ٹھٹھوی	ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی	۱۰۳

منظومات

حمد	سید مشکور حسین یاد	۱۱۴
نعت	سجاد میرزا	۱۱۵
عرض کمترین بہ پیشگاہ رحمت اللعالمینؐ	عطاء اللہ خان عطاؔ	۱۱۶
پاسبان دین حسینؑ	حکیم سرو سہارنپوری	۱۱۸
سندر پھول	جاوید اقبال قزلباش	۱۱۹
انقلاب اسلامی	پروفیسر حسین سحر	۱۲۰
شاد و آباد خمینی کا گلستان ہے آج	ڈاکٹر شوذب کاظمی	۱۲۱
سلام اے صبح آزادی	سیدہ معصومہ شیرازی	۱۲۳

Scanned with CamScanner

سرزمینِ ایران میں ذکرِ پیرِ رومیؒ

افتخار احمد حافظ قادری☆

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵۲)
''تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' اس سے بڑھ کر بندہ کی اور کیا عزت افزائی ہوسکتی ہے کہ اُس کا خالق و مالک اُس کو یاد کر کے سرفراز فرمائے۔ ایک حدیث قدسی میں جس کو امام بخاری نے ''کتاب التوحید'' میں نقل فرمایا ہے ارشادِ خداوندی ہے ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ وَ اَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِيْ، فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ'' ''میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے ویسا ہی میں اس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ہمراہ ہوتا ہوں۔ وہ اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے مجمع عام میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں۔''

مناقب العارفین میں شیخ محمود عرب سے روایت ہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ طویل راتوں میں اپنے سر مبارک کو مدرسہ کی دیوار پر رکھ کر اس قدر زور سے اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے کہ زمین و آسمان ''اللہ، اللہ'' کی صدا سے گونج اٹھتے تھے۔ آپؒ نے ساری زندگی سراً و جہراً اپنے خالق و مالک کو اس قدر یاد فرمایا کہ اب اس آیہ مذکورہ کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ سارے عالم میں آپؒ کا ذکر اجاگر کروا رہا ہے بلکہ آپ کی ولادت کو آٹھ سو سال گذرنے کے باوجود اس ذکر میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ عالمی ادارہ یونیسکو نے سال ۲۰۰۷ء کو حضرت مولانا رومؒ کے آٹھ سو سالہ جشن ولادت کی تقریبات کا سال قرار دیا تھا۔ چنانچہ نہ صرف عالم اسلام میں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی حضرت مولانا رومؒ کی یاد میں کانفرنسز، سیمینارز، مثنوی خوانی اور رقصِ رومی کی تقاریب منعقد ہوئیں۔ کچھ ہی دنوں قبل ہم

☆۶۔اے/۱۹۹۹ اسٹریٹ ۹، افشاں کالونی، راولپنڈی

یا رگاہِ حضرت مولانا رومؒ میں موجود تھے تو دیکھا کہ برطانیہ کے شہزادہ چارلس بھی حضرت مولانا رومؒ کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر سے لوگ حضرت مولانا رومؒ کی بارگاہ میں زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

سرزمینِ اسلامی جمہوریہ ایران میں اکثر حضرت مولانا رومؒ کا تذکرہ جاری رہتا ہے۔ ۸۰۰ سالہ جشنِ ولادتِ حضرت مولانا کی تقریبات میں بھی ایران پیش پیش رہا۔ سال ۲۰۰۶ء میں کئی کانفرنسز اور سیمینارز منعقد ہوئے۔ سال ۲۰۰۷ء میں ایران کے مختلف شہروں میں بے شمار تقاریب منعقد ہوئیں۔ ان میں ایک عظیم بین الاقوامی کانگریس سرفہرست ہے جس کا مختصر تذکرہ مقصود ہے۔

سازمانِ فرہنگ وارتباطاتِ اسلامی کے زیرانتظام جشنِ ولادتِ حضرت مولانا رومؒ کے سلسلے میں پانچ روزہ بین الاقوامی کانگریس (۲۸ اکتوبر ۲۰۰۷ تا یکم نومبر ۲۰۰۷ء) منعقد ہوئی جو ۲ روز تہران اور ۳ روز تبریز میں جاری رہنے کے بعد شہرِ خوی میں حضرت شمس الدین تبریزی کی آرام گاہ کی زیارت پر اختتام پذیر ہوئی۔ اس عظیم عالمی کانگریس میں ۳۰ ممالک کے تقریباً ۱۸۰ اسکالرز کے علاوہ کثیر تعداد میں ایرانی اسکالرز نے بھی شرکت فرمائی۔ پاکستان سے بھی ۱۱۲ اسکالرز نے، جن میں ۳ خواتین بھی شامل تھیں، حضرت مولانا رومؒ کی اس عالمی کانگریس میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ کراچی سے ایک، لاہور سے دس اور راولپنڈی واسلام آباد سے شرکت کا قُرعہ اس بندۂ ناچیز کے نام نکلا۔ پاکستانی اسکالرز کا یہ قافلۂ عشق و محبت بروز ہفتہ ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۷ء لاہور کے بین الاقوامی ائیر پورٹ سے ماہان ائیر لائن کے ذریعے ساڑھے گیارہ بجے دن تہران کے جدید انٹرنیشنل امام خمینی ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہوا اور تہران کے مقامی وقت کے مطابق ڈیڑھ بجے دن بخیر و عافیت وہاں پہنچ گیا۔ ائیر پورٹ پر ضروری کارروائی سے فراغت کے بعد ہال سے باہر آئے تو سازمانِ فرہنگ کے نمائندے وفد کو خوش آمدید کہنے کے لیے میڈیا کے نمائندہ کے ہمراہ موجود تھے۔ تمام افراد کو ایک کوچ کے ذریعے خیابانِ ڈاکٹر حسین فاطمی پر واقع انٹرنیشنل ہوٹل لالہ پہنچایا گیا جہاں ہر دو افراد کو ایک کمرہ دیا گیا، بندہ کو کراچی کے ڈاکٹر عفان سلجوق کے ہمراہ ٹھہرنے کا شرف حاصل ہوا۔ کمروں کی طرف روانہ ہونے سے قبل پاکستانی وفد کو مطلع کیا گیا کہ رئیس سازمانِ فرہنگ کی طرف سے رات آٹھ بجے غیرملکی وفود کے اعزاز میں عشائیہ دیا جائے گا لہٰذا آپ لوگ تیار ہو کر ساڑھے سات بجے شام نیچے پہنچ جائیں۔ چنانچہ وقت مقررہ پر غیرملکی وفود کو چز میں سوار ہو کر

سازمانِ فرہنگِ ملی پہنچے جس کے ایک ہال میں مولانا کانگریس کے حوالے سے ایک مختصر سا تعارفی پروگرام ہوا جس کے بعد رئیس سازمانِ فرہنگ کی طرف سے دیے گئے عشائیہ میں وفود کی ایرانی کھانوں اور پھلوں سے بھرپور تواضع کی گئی۔

تہران میں دو روزہ بین الاقوامی کانگریس کا افتتاحی اجلاس بروز اتوار ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء بروز اتوار اسلامی جمہوریہ ایران کے صدرِ محترم جناب ڈاکٹر محمود احمدی نژاد کی زیرِ صدارت تہران کے بین الاقوامی کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی ابتدا تلاوت کلام پاک سے ہوئی جس کے بعد استاد حسن ناہید نے اپنی بانسری نوازی کے ذریعے حضرت مولانا رومؒ کی نے کی یاد تازہ کرادی۔ کانگریس کے منتظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر غلام رضا اعوانی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا جس کے بعد سپیکر اسمبلی ڈاکٹر حداد عادل نے حضرت مولانا رومؒ کے افکار و تعلیمات پر اشعار کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ تالیوں کی گونج میں صدر اسلامی جمہوریہ ایران کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ اپنے مفصل و مفید خطاب میں جناب ڈاکٹر محمود احمدی نژاد نے حضرت مولانا رومؒ کو ایک عالمگیر شخصیت قرار دیتے ہوئے ان کے فلسفۂ عشق و محبت پر اپنے خیالات کا بھرپور انداز میں اظہار فرما کر سامعین سے داد وصول کی۔ صدارتی خطاب کے بعد ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے مندوبین نے اپنے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ اس کے بعد استاد جلال ذوالفنون نے ستار پر مثنوی کے ابتدائی چند اشعار کا سازینہ پیش کیا۔ وقفۂ نماز اور ظہرانے کے بعد دو اور سیشنز پانچ مختلف کانفرنس ہالوں میں منعقد ہوئے جن میں غیر ملکی اور ایرانی مندوبین نے حضرت مولانا رومؒ پر اپنے مقالے پیش کیے۔ اسی دوران ہال نمبر ۳ اور ہال نمبر ۴ میں ۶ پاکستانی اسکالرز (محترمہ جسٹس ڈاکٹر ناصرہ اقبال، سیدہ فلیحہ زہرا کاظمی، جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال، ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ، ڈاکٹر محمد ناصر، ڈاکٹر محمد سلیم مظہر) نے حضرت مولانا رومؒ کی حیات طیبہ اور ان کے افکار و تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ یہ تمام سیشنز ۷ بجے ختم ہوئے اور ساڑھے سات بجے وفود کو کوچز میں بٹھا کر تہران کے تالارِ وحدت لے جایا گیا جہاں پہلے مشروبات اور چائے سے ابتدائی تواضع کی گئی پھر ایک ہال میں ایرانی موسیقی کا پروگرام ہوا جس میں مثنوی کے اشعار سازوں اور بانسری کے ساتھ پیش کیے گئے۔ تقریب کے اختتام پر ایک ہال میں رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ اگلے دن پھر انہی کانفرنس ہالوں میں نشستیں شروع ہوئیں جو شام ۷ بجے تک جاری رہیں۔ خواتین و حضرات اسکالرز نے کوشش کی کہ حضرت مولانا رومؒ کی شخصیت اور افکار کے نت

نئے گوشوں پر مفید و مفصل گفتگو کر کے بعض نتائج اخذ کیے جائیں۔ اس دوران تمام وقت چائے اور کھانے کے لیے بھی وقفے ہوتے رہے اور مختلف ٹی وی چینلز والوں نے غیر ملکی مندوبین و ایرانی اسکالرز کے انٹرویوز بھی ریکارڈ کیے جو بعد میں جرائد و رسائل میں شائع اور ٹی وی پر نشر ہوئے اور یوں ایران کی فضاؤں میں حضرت رومیؒ کا ذکر ہوتا رہا۔

حضرت مولانا رومؒ کے مقام اور بلند مرتبے کا اس بات سے بھی اندازہ لگانا مشکل نہ ہوگا کہ آپؒ خود فرمایا کرتے تھے کہ کعبہ شریف کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے صرف ایک بار ''اپنا گھر'' کہا ہے جب کہ مجھے ۷۰ بار اپنا بندہ کہہ چکا ہے۔

کعبہ را یک بار ''بیتی'' گفت یار
گفت ''یا عبدی'' مرا ہفتاد بار

بروز سوموار ۲۹ اکتوبر، ۲۰۰۷ء رات ۸ بجے مندوبین کانگریس کو مجلس شورائے اسلامی ایران لے جایا گیا جہاں جناب سپیکر کی طرف سے عشائیہ کا انتظام تھا۔ ۹ بجے مجلس پہنچے جہاں ناظم جناب ڈاکٹر حداد عادل نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ ابتدائی ضیافت کے بعد ایک ہال کی جانب روانہ ہوئے جہاں حضرت مولانا رومؒ کا ذکر اجاگر کرنے کے لیے ایک اور مختصر محفل سجائی گئی تھی۔ ایک ایرانی قاری نے اپنی مخصوص دلکش آواز میں سورۃ العلق کی چند آیاتِ بینات کی تلاوت سے حاضرین کے دلوں میں رقت پیدا کر دی۔ خطبۂ استقبالیہ میں ایک باریک نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ قرآن پاک کی پہلی سورت العلق کی ابتداء اقراء (پڑھ) سے ہوتی ہے اور حضرت مولانا رومؒ کی مثنوی کی ابتدا بشنو (سن) سے ہوتی ہے۔ جس میں باقاعدہ ایک ربط پایا جاتا ہے اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ''نے نوازؔ'' نے اپنی سریلی و پرکیف آواز سے سامعین کے دلوں میں ایک روحانی کیفیت پیدا کر دی۔

جناب سپیکر نے اپنے مخصوص انداز میں اشعار کے ہمراہ حضرت رومیؒ کے ذکر کو اجاگر کیا۔ پھر جناب ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ صاحب (پاکستان) کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنا تازہ کلام پیش کریں۔ شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں اپنا تازہ ترین فارسی منظوم کلام پیش کیا اور حاضرین سے داد وصول کی جس کے بعد عشائیہ کے لیے مہمانوں کو ہال میں لے جایا گیا جہاں پر مخصوص ایرانی کھانوں سے تواضع کر کے ایرانیوں نے میزبانی کا حق ادا کیا۔ عشائیہ کے بعد جناب سپیکر نے سب مہمانوں سے فرداً فرداً

ہاتھ ملایا اور شکریے اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔

شہرِ تبریز شہرِ دلبراں

بروز منگل ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۷ء حضرت رومیؒ کے پیر و مرشد حضرت شمس الدین تبریزیؒ کے شہرِ عشق کی جانب روانگی کا پروگرام تھا جہاں حضرت مولانا رومؒ کے علاوہ حضرت شمس تبریزی کی یاد میں جشنِ شمس تبریزی کی تقریبات کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ مناقب العارفین میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا تھا کہ شمس تبریزی تو وہ ہیں کہ جن کے قدم روحوں کے سر پر ہیں جس جگہ ان کا قدم پڑے وہاں قدم نہیں سر رکھا کرو۔

شمس تبریزی کہ گامش بر سرِ ارواح بود
پا منہ تو سر بنہ بر جایگاہ گامِ او

کانفرنس کے مندوبین کو مہر آباد ایئر پورٹ پر لایا گیا جہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز شہر تبریز کی جانب روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ کی فلائٹ کے بعد ائیر پورٹ سے باہر نکلے تو استقبالیہ ممبران خوش آمدید کہنے کے لیے موجود تھے۔ مہمانوں کو تبریز کے جدید اور خوبصورت ہوٹل شہریار میں لے جایا گیا۔ تبریز کا ماحول تہران کے ماحول سے بالکل مختلف اور نہایت ہی پرسکون تھا۔ ہوٹل میں داخل ہوتے ہی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ پھر دوپہر کے کھانے کے بعد ہر مہمان کو الگ الگ کمرے میں ٹھہرایا گیا۔ مذکورہ ہوٹل ہی کے ایک خوبصورت ہال میں تقریبات کا افتتاحی اجلاس گورنر تبریز جناب آقای محمد معمار زادہ کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ قومی ترانے اور تلاوتِ کلام پاک کے بعد جناب گورنر نے مہمانوں کو حضرت شمس تبریزی کے شہر میں خوش آمدید کہا اور حضرت مولانا اور حضرت شمس تبریزی کے بارے میں نہایت پرمغز گفتگو فرمائی۔ جناب آقای علی اصغر شعر دوست نے اپنی پُرکیف اور گرجدار آواز میں ذکر مولانا اور ذکر شمس تبریزی سے حاضرین کے دلوں کو گرمایا اور اپنے مخصوص انداز میں دیوانِ شمس سے اشعار پیش کیے۔ گفتگو کی مناسبت سے شہرِ تبریز کے عظیم شاعر جناب استاد شہریار کے بھی کئی اشعار پڑھے گئے۔ افتتاحی اجلاس انتہائی پرکیف اور روحانیت سے لبریز تھا اور حاضرین میں سے کئی اشخاص کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ یہ نزولِ رحمت کی نشانی ہوتی ہے۔ یہ کیف و سرور کیوں نہ ہوتا، دو کامل بزرگوں کا ذکرِ خیر ہو رہا تھا۔ یقیناً نیک اور بزرگ لوگوں کے ذکر سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (تنزل الرحمة عن

ذکر الصالحین)

وقفہ کے بعد اسی اجلاس میں دوسرے مقررین کے علاوہ جناب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کا بھی خطاب تھا۔ افتتاحی اجلاس کا اختتام ایرانی موسیقی اور عشائیہ پر ہوا۔ دوسرے دن بروز بدھ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۷ء دانشگاہ آزاد اسلامی میں مقالوں کے دو سیشن ہوئے۔ ہال نمبر ۱ میں مختصر افتتاحی تقریب کے بعد حضرت مولانا رومؒ کی یاد میں مقالوں کی ابتدا ہوئی۔ اسی طرح ہال نمبر ۲ میں بھی ساڑھے نو بجے مقالہ جات کی ابتدا ہوئی۔ اس سیشن میں دوسرے غیر ملکی اسکالر حضرات کے علاوہ پاکستانی اسکالرز جناب ڈاکٹر محمد سلیم اختر، جناب خرم علی شفیق اور جناب طاہر حمید تنولی نے بھی اپنے مقالے پیش کیے۔ ان کے بعد اس بندۂ ناچیز نے اپنا مقالہ بعنوان ''حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ، قافلہ سالارِ عشق و محبت'' پیش کیا۔ مقالہ جات کا اختتام جناب ڈاکٹر عفان سلجوق کے مقالے اور ذکر اللہ اور ذکر رسولؐ سے ہوا۔ اس کے بعد تمام مندوبین مرکزی ہال میں جمع ہوئے۔ پانچ دنوں کی مذکورہ کانگریس کی کاروائی پر مختصر روشنی ڈالی گئی اور پھر جناب ڈاکٹر اکرم شاہ صاحب نے شہر تبریز پر اپنے تازہ اشعار سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ گورنر تبریز کی طرف سے یادگاری انعامات تقسیم کیے گئے اور تقریب کا اختتام آذری زبان میں موسیقی کے پروگرام سے ہوا۔

اگلے دن بروز ہفتہ یکم نومبر ۲۰۰۷ء، تبریز سے شہر خوی روانہ ہوئے جہاں جشن شمس الدین تبریزیؒ کی تقریبات جاری تھیں۔ غیر ملکی وفود ابتدائی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے جس کے بعد حضرت شمس الدین تبریزیؒ کی آرام گاہ کی زیارت کے ساتھ ہی کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔ غیر ملکی مہمانوں کے لیے ایک مقامی ریسٹ ہاؤس میں دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا جس کے بعد تبریز شہر کو واپسی ہوئی۔ اگلے دن مندوبین کو کندوان پہاڑی لے جایا گیا جہاں کئی سو سالہ غار نما گھر بنے ہوئے ہیں اور اب یہ مقام تفریحی مقامات کے زمرے میں آتا ہے۔ لوگ دور دور سے ان پہاڑی غاروں کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ ان مکانات میں اب بھی لوگ نہایت سادہ طریقے سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم ان گھروں کو دیکھنے کے لیے پہاڑی پر چڑھے لیکن اکثر گھر بند تھے۔ شام کا وقت ہو چکا تھا اور اوپر شدید سرد ہوا چل رہی تھی چنانچہ زیادہ دیر ٹھہرنا مشکل تھا۔ دوسرے دن ہم تبریز سے تہران اور بروز اتوار ۴ نومبر ۲۰۰۷ تہران سے لاہور واپس لوٹے۔ بحمد اللہ یہ کاروانِ عشق و محبت جو شہر لاہور سے روانہ ہوا تھا بخیر و عافیت واپس پہنچ گیا اور سب نے اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔

حضرت مولانا رومؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو چاہتا ہے کہ رنج وغم اور پریشانیوں سے بچا رہے تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور وردو وظائف میں مشغول رکھ اور اگر ان چیزوں کو ترک کر دے گا تو پھر پریشانیوں سے نہیں بچ سکتا۔

چون تو وردی ترک کردی در روش
بر تو قبضی آید از رنج و تپش

☆☆☆